سوال

کیا خاوند کے علاوہ کوئی اور آدمی طلاق دے سکتا ہے؟

جواب

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام نے طلاق دینے کا اختیار خاوند کو دیا ہے۔ بعض حالتوں میں عدالت کے ذریعے بھی علیحدگی ہو سکتی ہے۔

لیکن خاوند کے علاوہ لڑکی کے بھائی یا کسی اور شخص کے پاس یہ حق نہیں ہے کہ وہ میاں بیوی میں جدائی کروا دے۔

ہے:

(229:ةِ

یہ طلاق (رجعی) دوبار ہے، پھر یا تو اچھے طریقے سے رکھ لینا ہے، یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔

یا:

(34:ء

مرد عورتوں پر نگران ہیں، اس وجہ سے کہ اللہ تعالی نے ان کے بعض کو بعض پر فضیلت عطا کی ہے۔

جب مرد عورتوں پر نگران ہیں تو شریعت نے طلاق کا اختیار بھی مرد کو ہی دیا ہے۔

اس لئے اگر خاوند نے طلاق نہیں دی، تو بھائی کے اپنی بہن (بیوی) کو قائل کر لینے سے طلاق واقع نہیں ہوگی اور وہ عورت اپنے خاوند کے نکاح میں ہی رہے گی جب تک وہ خود اسے طلاق نہ دے دے۔

یا:

(صحیح)(2175:ن

وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جس نے کسی عورت کو اس کے خاوند کے خلاف ابھارا۔

یا:

(2813:ر

ابلیس اپنا تخت پانی پر لگاتا ہے، پھر اپنے لشکر روانہ کرتا ہے، ابلیس کا قریبی ترین وہ ہوتا ہے جو سب سے بڑا فسادی ہو، کوئی آکر رپورٹ دیتا ہے کہ میں نے آج فلاں فلاں کام کیا ہے، تو ابلیس کہتا ہے تو نے کچھ بھی نہیں کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر ان میں سے ایک آکر کہتا ہے: میں فلاں شخص

اس لیے بیوی کے بھائی پر لازم ہے کہ وہ اپنے کیے ہوئے گناہ پر سچی توبہ کرے، اپنے کیے پر نادم ہو اور آئندہ ایسا کام نہ کرنے کا پختہ اردہ کرے، اس پر یہ بھی واجب ہے کہ وہ حق تلفی اور الزام تراشی کرنے پر اپنے بہنوئی سے معافی مانگے۔

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

01 حفظہ اللہ

02 حفظہ اللہ

03 حفظہ اللہ

04 حفظہ اللہ